Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

اشوک عرف سومنا گوڈا و دیگر

بنام

سٹیٹ آف کرناٹکا بذریعہ اس کے چیف سیکرٹری و دیگران

تاریخ فیصلہ: 11 اکتوبر، 1991

[این ایم کاسلیوال اور ایم ایم پنچھی، جسٹس صاحبان۔]

سول سروسز:

کرناٹک اسٹیٹ سول سروسز (براہ راست بھرتی بذریعہ انتخاب) ضابطے، 1973:

اسسٹنٹ انجینئرز کا انتخاب-انٹرویو کے لیے کل نمبروں کا 33.3 فیصد رکھنا-چاہے درست ہو۔

مدعا علیہ ریاست نے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے لیے اسسٹنٹ انجینئرز (سول) اور (میکینکل) کی بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کیں۔ بھرتی کو کنٹرول کرنے والے قواعد کے مطابق، یعنی کرناٹک اسٹیٹ سول سروسز (انتخاب کے ذریعے براہ راست بھرتی) قواعد، 1973 اہلیتی امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور انٹرویو میں حاصل کردہ نمبر انتخاب کی بنیاد ہوں گے۔ اہلیتی امتحان کے کل نمبر 100 رکھے گئے تھے اور انٹرویو کے لیے 50 نمبر رکھے گئے تھے۔ اس طرح انٹرویو کے لیے مختص کیے گئے نمبر کل نمبروں کا 33.3 فیصد تھے۔

اسسٹنٹ انجینئر (سول) کے عہدے کے لیے درخواست دینے والے اپیل نمبر 1 نے انٹرویو میں 50 نمبروں میں سے 29.50 نمبر حاصل کیے، اہلیتی امتحان میں اس کے نمبر 69.96 تھے، جو 150 میں سے تمام 99.46 نمبروں میں تھے۔ دوسرے اپیل کنندہ، اسسٹنٹ انجینئر (میکینکل) کے عہدے کے امیدوار نے انٹرویو میں 24.83 نمبر حاصل کیے اور اہلیتی امتحان میں اس کے نمبر 66.40 ہونے کی وجہ سے اسے کل 150 میں سے 91.23 نمبر ملے۔ دونوں اپیل گزاروں کا انتخاب نہیں کیا گیا کیونکہ انہیں منتخب کیے گئے آخری امیدوار سے کم نمبر ملے تھے، اور انہوں نے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریاستی انتظامی ٹریبونل کے سامنے اس بنیاد پر قوانین کو چیلنج کرتے ہوئے درخواست دائر کی کہ زبانی امتحان کے لیے 33.3 پر مقرر کردہ نمبروں کا فیصد زیادہ تھا۔ ٹریبونل نے درخواستوں کو مسترد کرنے کے بعد، اپیل گزاروں نے خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1-150 میں سے انٹرویو کے لیے 50 نمبر واضح طور پر اس نکتے پر طے شدہ قانون کی خلاف ورزی ہیں۔ کچھ امیدواروں کا انتخاب کیا گیا ہے حالانکہ انہوں نے اہلیتی امتحان میں اپیل کنندگان کے مقابلے میں بہت کم نمبر حاصل کیے تھے لیکن اس مقصد کے لیے رکھے گئے 50 نمبروں میں سے زبانی امتحان میں بہت زیادہ نمبر حاصل کیے تھے۔ اگر انٹرویو کے لیے نمبر کل نمبروں کے 15 فیصد پر بھی رکھے جاتے اور اسی کے مطابق قابلیت لسٹ تیار کی جاتی تو دونوں اپیل کنندگان کا انتخاب کیا جاتا اور منتخب امیدواروں کی ایک بڑی تعداد اپیل کنندگان کے مقابلے قابلیت لسٹ میں بہت کم ہوتی۔

اشوک کمار یادو و دیگران بنام ریاست ہریانہ و دیگران، [1988] ضمنی ایس سی آر 657؛ موہندر سین گرگ بنام ریاست پنجاب و دیگران، جے ٹی 1990 (4) ایس سی 704، پر انحصار کیا۔

2. اگرچہ کرناٹک اسٹیٹ سول سروسز (سلیکشن کے ذریعے براہ راست بھرتی) کے قواعد واضح طور پر اس عدالت کے مقرر کردہ حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں، چونکہ انتخاب کا نتیجہ 1987 میں اعلان کیا گیا تھا اور منتخب امیدوار پہلے ہی عہدوں پر شامل ہو چکے ہیں، اس لیے مذکورہ بالا بنیادوں پر انتخاب کو کالعدم قرار دینا مناسب اور معقول نہیں ہوگا۔ مزید انتخاب قواعد، سال 1973 کے مطابق کیے گئے تھے اور اس عمل پر پچھلے 17 سالوں سے مسلسل عمل کیا جا رہا ہے اور انتخاب کے معاملے میں کسی بدنیتی کا کوئی الزام نہیں ہے۔

3. جواب دہندگان کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر اپیل کنندگان قواعد کے مطابق دیگر تمام معاملات میں موزوں پائے جاتے ہیں تو وہ دو ماہ کی مدت کے اندر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں بالترتیب اسسٹنٹ انجینئر (سول) اور اسسٹنٹ انجینئر (مکینیکل) کے عہدے پر دو اپیل کنندگان کو تعیناتی دیں۔

4. چونکہ قواعد کے تحت تقرریاں بہت پہلے 1987 میں کی گئی تھیں، اس لیے دوسرے امیدواروں کے معاملے پر غور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ انہوں نے کبھی بھی مناسب وقت کے اندر ازالہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے لیے رابطہ نہیں کیا۔اس طرح راحت صرف موجودہ اپیل گزاروں تک محدود ہے جو شکایت کرنے اور وقت پر ٹریبونل تک پہنچنے میں چوکس تھے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4088، سال 1991۔

کرناٹک انتظامی ٹریبونل، بنگلور کے فیصلے اور حکم مؤرخہ 24.5.1990 سے، درخواست نمبر 887 سال 1989 کے ساتھ منسلک دو عدد درخواست نمبر 2101 سال 1989 سے۔

اپیل گزاروں کے لیے نریش کوشک، مسز للیتا کوشک اور شنکر ڈیوٹی۔

جواب دہندگان کے لیے ایم ویرپا، ایس آر بھٹ اور نوین آر ناتھ۔

عدالت کا فیصلہ کاسلیوال جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔

سری اشوک عرف سومنّا گوڑا اپیل نمبر 1 ایک بیچلر آف انجینئرنگ (سول) ہے جس نے کرناٹک یونیورسٹی سے 69.96 فیصد نمبر حاصل کرتے ہوئے پہلی کلاس حاصل کی ہے۔شری راجندر اپیل کنندہ نمبر 2 کرناٹک یونیورسٹی سے بیچلر آف انجینئرنگ (میکینکل) ہے اور اس نے اہلیتی امتحان میں 66.40 نمبر حاصل کیے ہیں۔حکومت کرناٹک نے 4 اپریل 1985 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے لیے اسسٹنٹ انجینئرز (سول) اور (میکینکل) کی بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کیں۔انتخاب اہلیتی امتحان میں حاصل کردہ نمبروں اور انٹرویو میں حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر K.S.C.S کے مطابق کیا جانا تھا۔(انتخاب کے ذریعے براہ راست بھرتی) ضابطے، 1973 (اس کے بعد 'قواعد' کہا جاتا ہے)۔ان قواعد کے مطابق اہلیتی امتحان کے کل نمبر 100 اور انٹرویو کے لیے 50 رکھے گئے تھے۔اس طرح انٹرویو کے لیے مختص کردہ نمبر کل نمبروں کا 33.3 فیصد تھے۔ابتدائی طور پر دیوانی انجینئرز اور 100 میکینیکل انجینئرز کی 300 آسامیوں کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں اور بعد میں تمام 450 دیوانی انجینئرز اور 110 میکینیکل انجینئرز میں 150 دیوانی انجینئرز اور 10 میکینیکل انجینئرز کی اضافی آسامیاں شامل کی گئیں۔دونوں اپیل گزاروں نے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ، حکومت کرناٹک میں اپنی پسند کے عہدوں کے لیے درخواست دی۔اپیل نمبر 1 نے انٹرویو میں 50 نمبروں میں سے 29.50 نمبر حاصل کیے اور اہلیتی امتحان میں 69.96

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نمبر حاصل کیے اس طرح 150 میں سے تمام 99.46 نمبروں میں۔ دوسرے اپیل کنندہ نے انٹرویو میں 24.83 نمبر حاصل کیے اور اہلیتی امتحان میں 66.40 نمبر حاصل کیے اس طرح 150 میں سے تمام 91.23 نمبر حاصل کیے۔ دونوں اپیل گزاروں کا انتخاب قابلیت کے لحاظ سے نہیں کیا گیا تھا کیونکہ مذکورہ بالا عہدوں کے لیے منتخب ہونے والے آخری امیدوار نے اپیل گزاروں سے زیادہ نمبر حاصل کیے تھے۔ اپیل گزاروں نے کرناٹک انتظامیہ کے سامنے درخواست دائر کی۔ ٹریبونل نے قواعد کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ زبانی امتحان کے لیے 33.3 کے طور پر نمبروں کا فیصد ضرورت سے زیادہ تھا اور اس عدالت کے فیصلوں کی خلاف ورزی تھی۔ ٹریبونل نے 24 مئی 1990 کے اپنے حکم کے ذریعے درخواستوں کو مسترد کر دیا اور مذکورہ فیصلے کے خلاف ناراض اپیل گزاروں نے خصوصی اجازت دے کر اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔ اس معاملے کی تفصیل سے جانچ پڑتال کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ 150 میں سے 50 نمبر انٹرویو کے لیے واضح طور پر اشوک کمار یادو و دیگران بنام ریاست ہریانہ و دیگران، [1988] ضمنی ایس سی آر، 657 اور موہندر سین گرگ بنام ریاست پنجاب و دیگران، جے ٹی 1990 (4) ایس سی، 704 میں اس عدالت کے فیصلے کی خلاف ورزی ہیں۔ 4 ستمبر 1991 کو اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایت پر انتخابی کمیٹی کا ریکارڈ سماعت کے وقت اس عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ منتخب امیدواروں کو دیئے گئے نمبروں کے جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امیدواروں کی ایک بڑی تعداد کا انتخاب کیا گیا ہے حالانکہ انہوں نے اہلیتی امتحان میں اپیل کنندگان کے مقابلے بہت کم نمبر حاصل کیے تھے لیکن اس مقصد کے لیے رکھے گئے 50 نمبروں میں سے زبانی امتحان میں بہت زیادہ نمبر حاصل کیے تھے۔ اس طرح، یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ اگر انٹرویو کے نمبر کل نمبروں کے 15 فیصد پر بھی رکھے جاتے اور اسی کے مطابق قابلیت لسٹ تیار کی جاتی تو دونوں اپیل کنندگان کا انتخاب ہونا واجب تھا اور منتخب امیدواروں کی ایک بڑی تعداد اپیل کنندگان کے مقابلے قابلیت لسٹ میں بہت کم ہوتی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ متنازعہ انتخاب کے نتائج کا اعلان 1987 میں کیا گیا تھا اور منتخب امیدوار پہلے ہی عہدوں پر شامل ہو چکے ہیں، ہم مذکورہ بالا بنیادوں پر انتخاب کو کالعدم قرار دینا مناسب اور معقول نہیں سمجھتے۔ مزید انتخاب قواعد، سال 1973 کے مطابق کیے گئے تھے اور اس عمل پر پچھلے 17 سالوں سے مسلسل عمل کیا جا رہا ہے اور متنازعہ انتخاب کے معاملے میں کسی بدنیتی کا کوئی الزام نہیں ہے۔ تاہم، قواعد واضح طور پر مذکورہ بالا حوالہ شدہ مقدمات میں اس عدالت کے مقرر کردہ آرڈر کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اگر زبانی امتحان کے لیے نمبر کل نمبروں کے 15 فیصد پر رکھے جاتے، تو ہمارے سامنے اپیل کنندگان انٹرویو میں ان کے ذریعے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر منتخب ہونے کے پابند تھے، جس کا حساب اسے کل نمبروں کے 15 فیصد میں تبدیل کرنے کی بنیاد پر لگایا گیا تھا۔

لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور جواب دہندگان کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اپیل کنندہ اشوک عرف سومنّا گوڑا کو اسسٹنٹ انجینئر (سول) اور اپیل کنندہ راجندر کو پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ انجینئر (میکینکل) کے عہدے پر تعیناتی دیں۔ اگر اپیل کنندگان کو قواعد کے مطابق دیگر تمام معاملات میں موزوں پایا جاتا ہے تو اس حکم کے مراسلے کے دو ماہ کے اندر۔ ریاست کرناٹک کی جانب سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے نشاندہی کی کہ بہت سے دوسرے امیدوار ہیں جنہوں نے انتخاب کے لیے مذکورہ بالا معیارات کا اطلاق ہونے کی صورت میں اپیل گزاروں کے مقابلے میں بہت زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ متنازعہ قواعد کے تحت تقرریاں 1987 میں کی گئی تھیں اور صرف موجودہ اپیل گزاروں نے راحت کے لیے ٹریبونل سے رجوع کیا تھا، دوسرے امیدواروں کے معاملے پر غور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ انہوں نے کبھی بھی مناسب وقت کے اندر ازالے کے لیے رابطہ نہیں کیا۔ اس طرح ہم صرف موجودہ اپیل گزاروں کو راحت دینے کے لیے مائل ہیں جو شکایت کرنے اور وقت پر ٹریبونل تک پہنچنے میں چوکس تھے۔ ریاست کے ماہر وکیل نے یہ بھی پیش کیا کہ ریاستی حکومت نے پہلے ہی نئے قواعد وضع کر لیے ہیں، اور اس طرح ہمیں ان قواعد کو منسوخ کرنا ضروری نہیں لگتا جن کے تحت موجودہ انتخاب کیے گئے تھے کیونکہ وہ اب موجود نہیں ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔